بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحہ وما تری من ادلة

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

...م با تو گرآئی چہا در قادیان بینی | دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلة الجدید جلد ۱ نمبر ۱۵ | ۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیة والسلام جمعرات۔ ۱۳ جولائی ۱۹۰۵ء | سلسلة القدیم جلد ۱۲ نمبر ۲۳

...ی جہاں منتظر خوش باش کآمد دلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

قیمت سالانہ

...قادیان ریاست سنہ ۳
...ہندوستین عہ
...جہ
...ہے
...تمام قیمت عہ ۸/
اس سے زائد امداد کے طور
...جو کچھ احباب عطاء فرماوینگے وہ
...خوشی قبول کیا جاویگا
...سر دست خریداری کم ہے اور
...خرچ آمد سے دگنا ہے۔ اس واسطے
...امداد کی بہت ضرورت ہے
...ترسیل زر بنام میاں معراج الدین
...عمر پروپرائٹر۔ اور خط و کتابت
...بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
شہد او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یا بیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و انخبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکبد مے دوری ازاں عالی جناب

مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیر آب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکراں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوئم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنا دیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

...۔ جولائی ۱۹۰۵ء ۔ روحانی عالم کا دروازہ تیرے ...
...یا "فبصرک الیوم حدید"

طاعون قہر خدا ہے

(مستول از الاخلاق)

...لہ خدا تعالےٰ کے حکم کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اسی ...ت ... ہے یہ مہلک وبا عرصہ سے ہندوستان کو ...ہے۔ اس لئے لازم ہوا۔ کہ اُسی قادر مطلق کی درگاہ میں ...اہوں کی معافی مانگیں اور توبہ کریں۔ اور خیرات دو گواہ ...ں۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے

...ما تقدم ۔ صفائی ہے۔ بحالت پھیلنے مرض کے وہاں ...ل کرو۔ اوسان ٹھکانے اور حواس بجا رکھو گنجان آبادی ...ہ فراغ کھلے ہوئے مقامات میں جا رہو۔ بلکہ باغات اور ...ں کی بود و باش بہت مناسب ہے

...معالجہ ۔ دافع عفونت اور گرم اشیاء کا استعمال اگر گوئی ...رم ہو جائے۔ تو اُسے داغ دو۔ یا پٹی سے نرم کر کے ...ب دیدو۔ اشیاء ذیل میں سے کوئی سی آزماؤ ...گلیسرین آف کاربولک ایسڈ بمقدار بیس قطرے فدر ...ر دمین ڈال کر پلاؤ۔ یا کاربولک ایسڈ کی گولیاں کھلاؤ ...۔ یہ دوا دویہ انگریزی دوا فروشوں سے ملتی ہیں

...تیا عرق گاؤزبان۔ عرق گلاب یا عرق بادیان میں گھس ...کرکے پلاؤ۔ بلکہ پیاس رفع کرنے کو بھی اسی کا پانی دو ...چینیا۔ ایک بیل ہے۔ ناریل کے گودا کا سا رنگ اور ...بز جسنک جسیم کا ہوتا ہے۔ پنساریوں کے یہاں ارزاں ...ہ

خادم ملک رشیا پاچوں در ہا۔ ڈاکٹر بابلی (مارواڑ)

...و بلا ۔ طاعون بے شک قہر خدا ہے۔ مگر اُن کے ... جو احکام الٰہی کے نافرمان ہیں

اوقات ریلوے

صاحب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ ریلوے نے نیا ٹائم ٹیبل ہمارے پاس بھیجا ہے۔ جو یکم جولائی ۱۹۰۵ء سے جاری ہوا اس کے مطابق بٹالہ سے ریلوں کے آنے جانے کے اوقات یہ ہیں

اوقات روانگی از بٹالہ بجانب امرتسر	صبح نو بجکر ۸ منٹ بعد دوپہر ایک بج کر ۳۵ منٹ بعد مغرب سات بج کر ۴۵ منٹ
اوقات روانگی از بٹالہ بجانب گورداسپور و پٹھان کوٹ	صبح نو بج کر ۷ منٹ بعد دوپہر ایک بج کر ۴۵ منٹ بعد مغرب نو بج کر ۱۶ منٹ
اوقات رسید بر اسٹیشن بٹالہ از جانب امرتسر	صبح نو بجکر ۷ منٹ بعد دوپہر ایک بج کر ۴۴ منٹ بعد مغرب نو بجکر ۸ منٹ
اوقات رسید بر اسٹیشن بٹالہ از جانب گورداسپور	صبح نو بجکر ۴ منٹ بعد دوپہر ایک بجکر ۴۱ منٹ بعد مغرب سات بجکر ۴۲ منٹ

قادیان سے دہلی پشاور۔ ملتان کی اطراف پر جانے والوں کے ساتھ مفصلہ ذیل اوقات موزوں ہیں۔ قادیان سے بٹالہ تک یکہ جاتا ہے

قادیان کو آتے ہوئے ... قادیان سے واپس جاتے ہوئے

رات بٹالہ سے آ کر صبح قادیان	وقت عصر	بارہ بجے	قادیان	بعد نماز فجر	گیارہ بجے صبح	وقت عصر
٢١-٨	١٣-٤٣	٩-٤٧	بٹالہ	٩-٤٨	١-٣٥	١٩-٥٤
١٩-٥٧	١٢-٠	٨-٣٩	امرتسر	١٢-٣٩	١٥-٥	٢١-٠
١٧-٢٠	٩-٣٠	٦-٤١	لاہور	١٣-٢٧	١٨-٥٠	٢٢-٥٠

اوقات روانگی از امرتسر بطرف دہلی	بعد دوپہر ۲ بج کر ۵ منٹ " " ۷ بجے " " ۱۰ بج کر ۲۳ منٹ صبح ۱۰ بج کر ۷ منٹ " ۳ بج کر ۵۰ منٹ
اوقات روانگی از لاہور بطرف جہلم راولپنڈی و پشاور	بعد دوپہر ۱۲ بج کر ۹ منٹ " " ۵ بج کر ۴۵ منٹ بعد دوپہر ۱ بجکر ۱۵ منٹ " " ۱۰ بج کر ۱۶ منٹ " " ۱ بج کر ۵۴ منٹ " " ۶ بج کر ۲۰ منٹ صبح ۴ بج کر ۵۸ منٹ " ۹ " ۴۳ منٹ

اوقات روانگی از لاہور بطرف ملتان و فیروز پور	صبح ۷ بج کر ۳۰ منٹ " " ۸ " ۵۰ منٹ بعد دوپہر ۱۲ بجے " " ایک بج کر ۵ منٹ " " ۶ بج کر ۱۵ منٹ " " ۳ بج کر ۵۰ منٹ

ہفتہ قادیان

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت ایک دن بہ سبب حرقت البول علیل رہی اب بفضلہ تعالےٰ بالکل آرام ہے براہین احمدیہ کا حصہ پنجم لکھا جا رہا ہے

۲۔ حضرت مولوی صاحبان و دیگر احباب بخیریت ہیں۔ عاجز ایڈیٹر چند یوم سے بعارضہ بخار تو بتی بیمار ہے۔ واللہ ہو الغفور الرحیم

۳۔ برادرم منشی اللہ داد خانصاحب کلرک دفتر میگزین بعارضہ اسہال چند روز بیمار رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ صحت جسمانی و روحانی عطا فرمائے رکھے۔ میگزین کے دفتر کا کام رات دن نہایت توجہ مصروفیت اور محنت سے کرتے کے علاوہ مدرسہ کی امانت کے حساب کا کام بھی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور صحت و تندرستی میں رکھے

۴۔ اس ہفتہ میں احباب ریاست پٹیالہ۔ علاقہ جہلم۔ لاہور۔ لائل پور وغیرہ مقامات سے تشریف لائے۔ جن میں سے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ چوہدری فتح محمد صاحب منشی ضیاء الدین صاحب و شیخ تیمور صاحب طالب علمان اسلامیہ کالج لاہور سے تشریف لائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بگرامی خدمت مکرمی و مخدومی اخویم حضرت مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ + السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرماوے حسب الحکم جناب دو دن کے حالات ارسال خدمت ہے۔ بروز پنجشنبہ ۱۳ جولائی ۱۹۰۵ء حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز ظہر کیلئے تشریف لائے اور فرمایا کہ کل یہ وحی الٰہی ہوئی تھی "روحانی عالم کا دروازہ تیرے پر کھولا گیا فبصرک الیوم حدید" اس وحی الٰہی کے سنانے کے بعد جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے عرض کی کہ غلام بنانے کا جواز اسلام میں کیسے شروع ہوا۔ اس پر حضور نے اسکی مفصل حقیقت اور لطیف فلاسفی بیان فرمائی۔ جو رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہوگی۔ بعد ادائے نماز حضرت اندر تشریف لے گئے + بوقت عصر جب تشریف لائے۔ تو قبل ادائے نماز چند کس اشخاص نے شرف بیعت حاصل کیا جن کے نام علیحدہ فہرست اسمائے بیعت کنندگان میں درج کر کے ارسال خدمت ہیں + درس قرآن کریم مسجد اقصےٰ میں ہوا اگرچہ بارش بھی خوب ہو رہی تھی مگر بہت آدمی جمع ہوگئے تھے۔ درس آخری رکوع سورۃ الشعراء کا تھا اس رکوع میں تمام سورۃ شریف کا خلاصہ ہے اور جسقدر انبیاء علیہم السلام کی تعلیم اس سورۃ شریف میں بیان ہوئی وہ اصل

کلماتِ طیّبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

منقول از الحکم

۳ مارچ ۱۹۰۵ء کو قبل ظہر حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے مولوی ابراہیم صاحب کو حضرت اقدس حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور پیش کیا ... مولوی ابراہیم صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود سے چند استفسار کیے آپ نے ان کے جواب میں جو کچھ فرمایا وہ درج ذیل ہے

سائل۔ اطمینان قلب کیونکر حاصل ہو سکتا ہے؟

حضرت اقدس۔ قرآن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسی شے ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے جیسا کہ فرمایا **اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ** پس جہانتک ممکن ہو ذکر الٰہی کرتا رہے اسی سے اطمینان ہوگا ہاں اسکے واسطے صبر اور محنت درکار ہے۔ اگر گھبرا جاتا اور تھک جاتا ہے تو پھر یہ اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا۔ دیکھو ایک کسان کسطرح محنت کرتا ہے اور پھر کس صبر اور حوصلہ کے ساتھ باہر اپنا غلہ بکھیر آتا ہے جو بظاہر دیکھنے والے یہی کہتے ہیں کہ اسنے دانے ضائع کر دیے لیکن ایک وقت آجاتا ہے کہ وہ ان بکھیرے ہوئے دانوں سے ایک خرمن جمع کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر حسن ظن رکھتا ہے اور صبر کرتا ہے اسی طرح جب مومن جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک تعلق پیدا کرکے استقامت اور صبر کا نمونہ دکھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسپر مہربانی کرتا ہے اور اسے وہ ذوق۔ شوق اور معرفت عطا کرتا ہے جس کا وہ طالب ہوتا ہے۔ یہ بڑی غلطی ہے جو لوگ کوشش اور سعی تو کرتے نہیں اور پھر چاہتے ہیں کہ ہمیں ذوق شوق اور معرفت اور اطمینان قلب حاصل ہو۔ جبکہ دنیوی اور سفلی امور کے لیے محنت اور صبر کی ضرورت ہے تو پھر خدا تعالیٰ کو چیونٹی ... پا سکتا ہے ... اور مشکلات سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیے اس راہ میں مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مصائب کا سلسلہ دیکھو کسقدر لمبا تھا۔ تیرہ سال تک مخالفوں سے دکھ اٹھاتے رہے۔ مکہ والوں کے دکھ اٹھاتے اٹھاتے طائف گئے تو وہاں سے پتھر کھا کر بھاگے پھر اور کون شخص ہے جو ان مصائب کے سلسلہ سے الگ ہو کر خدا شناسی کی منزلوں کو طے کرے۔

جو لوگ چاہتے ہیں کہ ہمیں کوئی محنت اور مشقت نہ کرنی پڑے وہ بیہودہ خیال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرمایا ہے **وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا**۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے دروازوں کے کھلنے کے لیے مجاہدہ کی ضرورت ہے اور وہ مجاہدہ اسی طریق جسطرح کہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے اس کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اور اسوۂ حسنہ مد نظر رہے

بہت سے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو چھوڑ دیتے ہیں اور پھر سبز پوش یا گیروے پوش فقیر دیکھی ... بنا لیتے ہیں کہ وہ ... کچھ ... یہ بیہودہ بات ہے ایسے لوگ شرعی امور کی پابندیاں نہیں کرتے اور ایسے بیہودے دعوے کرتے ہیں وہ خطرناک گناہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول سے بھی اپنے مراتب کو بڑھانا چاہتے ہیں کیونکہ ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اور وہ مشت خاک ہو کر خود ہدایت دینے کے مدعی ہوتے ہیں۔

اصل راہ اور گر خدا شناسی کا دعا ہے اور پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ ایک پنجابی فقرہ ہے کہ

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

حقیقت میں جبتک انسان دعاؤں میں اپنے آپکو اسحالت تک نہیں پہونچا لیتا کہ گویا اسپر موت وارد ہو جاوے اس وقت تک باب رحمت نہیں کھلتا۔ خدا تعالیٰ میں زندگی ایک موت کو چاہتی ہے جبتک انسان اس تنگ دروازہ سے داخل نہ ہو کچھ نہیں۔ خدا جوئی کی راہ میں لفظ پرستی سے کچھ نہیں بنتا بلکہ یہاں حقیقت سے کام لینا چاہیے۔ جب طلب صادق ہو گی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُسے محروم نہ کرے گا۔

سائل۔ استقامت بھی تو ملنی چاہیے۔؟

حضرت اقدس۔ ہاں یہ سچ ہے کہ استقامت ہونی چاہیے اور یہ استقامت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم ہی سے ملتی ہے ایک ادنیٰ درجہ کا فقیر بھی ایک بخیل سے بخیل انسان کے دروازہ پر جب دھرنا مارتا ہے تو کچھ نہ کچھ لے کر ہی اُٹھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ تو کریم رحیم خدا ہے یہ ناممکن ہے کہ کوئی اُسکے دروازہ پر گرے اور خالی اُٹھے۔ اگر چاہتے ہو کہ ساری مرادیں پوری ہو جاویں تو یہ اُسکے ہی فضل سے ہونگی بعض اوقات انسان کو یہ بھی دھوکا لگتا ہے کہ فلاں مراد پوری نہیں ہوئی حالانکہ بات یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ احتیاج سے انسان کو بری کر دیتا ہے۔ لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کا گذر ایک فقیر پر ہوا اسکے پاس صرف ستر پوشی کو چھوٹا سا پارچہ تھا مگر وہ بہت خوش تھا بادشاہ نے اُس سے پوچھا کہ تو اسقدر خوش کیوں ہے؟ فقیر نے جواب دیا کہ جس کی ساری ہی مرادیں پوری ہو جاویں وہ خوش نہ ہو تو اور کون ہو۔ بادشاہ کو بڑی حیرانی ہوئی اسنے پوچھا کہ کیا تیری ساری مرادیں پوری ہو گئی ہیں فقیر نے کہا کہ کوئی مراد ہی نہیں رہی

حقیقت میں حصول دو ہی قسم کا ہوتا ہے یا پالے یا ترک کرے غرض بات یہی ہے کہ خدا یابی اور خدا شناسی کے لیے ضروری امر یہی ہے کہ انسان دعا میں لگا رہے زنانہ حالت اور بزدلی سے کچھ نہیں ہوتا اس راہ میں مردانہ قدم اُٹھانا چاہیے ہر قسم کی تکلیفوں کے برداشت کرنے کو طیار ہونا چاہیے خدا تعالیٰ کو مقدم کرے اور گھبرائے نہیں پھر اُمید کیجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل دستگیری کرے گا اور اطمینان عطا فرمائے گا۔ ان باتوں کے لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان تزکیہ نفس کرے جیسا کہ فرمایا ہے **قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا**،

سائل۔ دعا جبتک ویسے نہ اُٹھے کیا فائدہ ہوگا۔

حضرت اقدس۔ میں اسی لیے تو کہتا ہوں کہ صبر کرنا چاہیے اور اس سے گھبرانا نہیں چاہیے خواہ دل چاہے یا نہ چاہے کشاں کشاں مسجد میں لے آؤ۔ کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا میں نماز پڑھتا ہوں مگر وساوس رہتے ہیں انہوں نے کہا کہ تو نے ایک حصہ پر تو قبضہ کر لیا دوسرا بھی حاصل ہو جاوے گا۔

نماز پڑھنا بھی تو ایک فعل ہے اسپر مداومت کرنے سے دوسرا بھی انشاء اللہ مل جائے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ ایک فعل انسان کا ہوتا ہے اسپر نتیجہ مرتب کرنا ایک دوسرا فعل ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا فعل ہے سعی کرنا مجاہدہ کرنا یہ تو انسان کا اپنا فعل ہے اسپر پاک کرنا، استقامت بخشنا یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے بھلا جو شخص جلدی کرے گا کیا اسطریق پر وہ جلد کامیاب ہو جائیگا۔ یہ جلد بازی انسان کو خراب کرتی ہے وہ دیکھتا ہے کہ دنیا کے کاموں میں بھی اتنی جلدی کوئی امر نتیجہ خیز نہیں ہوتا آخر اسپر کوئی وقت اور میعاد گذرتی ہے زمیندار بیج بو کر ایک عرصہ تک صبر کے ساتھ انتظار کرتا ہے بچہ بھی نو مہینے کے بعد پیدا ہوتا ہے اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ پہلی ہی خلوت کے بعد بچہ پیدا ہو جاوے تو لوگ اُسے بیوقوف کہیں گے یا نہیں؟ پھر جب دنیوی امور پر قانون قدرت کو اسطرح دیکھتے ہو تو یہ کیسی غلطی اور نادانی ہے کہ دینی امور میں انسان بلا محنت و مشقت کے کامیاب ہو جاوے۔ جس قدر اولیا۔ ابدال۔ مرسل ہوئے ہیں انھوں نے کبھی گھبراہٹ اور بزدلی اور بیصبری ظاہر نہیں کی وہ جسطریق پر چلے ہیں اسی راہ کو اختیار کرو اگر کچھ پانا ہے بغیر اس راہ کے تو کچھ نہیں مل سکتا۔ اور میں یقیناً کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ انبیاء علیہم السلام کو اطمینان جب نصیب ہوا ہے تو **اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ** پر عمل کرنے سے ہی ہوا ہے۔ ....

(الحکم [illegible] صفحہ [illegible])

حضرت مولانا نور الدین صاحب کا

درس قرآن

سورۂ نور رکوع ۱-
گذشتہ اشاعت سے آگے

شہادۃ (۵) وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَۃِ شُھَدَآءَ۔

(۶) فَاجْلِدُوْھُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَۃً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَھُمْ شَھَادَۃً اَبَدًا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

اور جو لوگ تہمت لگاتے ہیں پاکدامن عورتوں پر پھر نہیں پیش کرتے چار گواہ - انکو اسّی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو یہ لوگ فاسق ہیں - اس آیت شریف میں دو حکم ہیں اول تو یہ کہ جب تک چار گواہ نہوں کسی کا ایک عورت پر تہمت لگانا قبول نہیں کیا جاسکتا - جب کبھی کوئی شخص کسی عورت کے متعلق زناکار کا لفظ بولے تو ضرور ہے کہ اس سے چار گواہ طلب کیے جاویں - دوسرا حکم یہ ہے کہ جو شخص چار گواہ نہیں لا سکتا - اور یونہی کسی کو بدنام کرتا ہے اُس کی سزا یہ ہے کہ اسکو اسّی کوڑے مارے جاویں اور پھر کسی معاملہ میں اسکی گواہی قبول نہ کی جاوے - یہ ہر دو حکم نہایت ہی غور اور توجہ کے لائق ہیں - عموماً لوگوں کی عادت ہے کہ صرف خیالی طور پر بدظنی کر کے چہ جائیکہ رویت ہو اور چار گواہ بھی ہوں عوام میں کہنے لگجاتے ہیں کہ فلاں مرد یا عورت نے زنا کیا - پھر ایسی باتوں کو لوگ اپنی مجلسوں کا شغل بناتے ہیں - خدا کے غضب سے ڈرنا چاہیے اور ایسی بات منہ پر نہیں لانی چاہیے کیونکہ خدا نے ایسے آدمی کا نام فاسق رکھا ہے جو بغیر چار گواہوں کے کسی پر اتہام لگاتا ہے - اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ مگر جن لوگوں نے اسکے بعد توبہ کی اور اپنی اصلاح - تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے - جو لوگ ایسی شرارت کے بعد اپنی اصلاح کریں یہانتک کہ لوگوں کے درمیان ظاہر ہو جاوے کہ وہ اب اُس طرز اور طریقہ کا آدمی نہیں رہا اور نیک بنگیا ہے تو پھر دوسرے لوگوں کی طرح اسکی شہادت بھی قبول کی جاوے - اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے نادان جہال کیطرح کینہ ور نہیں - اسکے احکام ہماری درستی اور اصلاح کے واسطے ہیں مَا یَفْعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمْ اِنْ شَکَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ مذکورہ بالا حکم اُن اشخاص کے واسطے ہے جو کسی غیر مرد یا غیر عورت کے متعلق زنا کی بابت بولے - لیکن اپنی بیویوں کے متعلق ایسے فعل کے دیکھنے اور ظاہر کرنے کے بارہ میں مفصلہ ذیل احکام ہیں -

(۸) وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَھُمْ وَلَمْ یَکُنْ لَّھُمْ شُھَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُھُمْ فَشَھَادَۃُ اَحَدِھِمْ اَرْبَعُ شَھٰدٰتٍۭ بِاللّٰہِ ۙ اِنَّہٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ - وَالْخَامِسَۃُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِنْ کَانَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ - اور جو لوگ اپنی بیویوں کو زنا کا عیب لگاتے ہیں اور سوائے اپنے اور کوئی گواہ ان کا نہیں ہے پس وہ ایک ہی آدمی چار دفعہ اللہ کی قسم کھاوے کہ میں سچ کہتا ہوں اور پانچویں دفعہ یوں کہے کہ اگر میں جھوٹھ کہتا ہوں تو مجھپر خدا کی لعنت ہو - چونکہ ایک مرد اپنی بیوی کے ساتھ اس قسم کے تعلقات رکھتا ہے کہ باوجود کسی شہادت کے نہ ہونے کے جس سے وہ کھلے طور پر صفائی کے جرم ثابت کر سکے اُس کی اپنی بیوی اس امر کے واسطے کافی ہے کہ وہ اُس عورت سے دلی تنفر رکھے اسواسطے ایسے موقعہ صرف اسی کی پر زور شہادت پر اکتفا کیا - لیکن چونکہ بعض مرد ایسے ہوتے ہیں کہ کسی اور ناراضگی کے باعث بھی ایسی قسم کھانیکو طیار ہو جاتی ہیں اسواسطے بالمقابل اُسکے وہ حکم ہے جو اگلی آیت میں آتا ہے (۹) وَیَدْرَؤُا عَنْھَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْھَدَ اَرْبَعَ شَھٰدٰتٍۭ بِاللّٰہِ ۙ اِنَّہٗ لَمِنَ الْکٰذِبِیْنَ - وَالْخَامِسَۃَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰہِ عَلَیْھَآ اِنْ کَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ۔ اور اُس عورت سے عذاب کو دور کر دیتی ہے یہ بات کہ وہ چار دفعہ خدا کی قسم کھاوے کہ یہ شخص جھوٹھ بولتا ہے اور پانچویں دفعہ اسطرح قسم کھاوے کہ اگر وہ مرد سچا ہے تو مجھپر خدا کا غضب نازل ہو -

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ وَاَنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ حَکِیْمٌ - اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت تمپر نہ ہوتا (تو ایسے پر حکمت مسائل نازل نہ ہوتے) اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور حکمتوں والا ہے - خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحمت سے بڑی حکمت سے بھرے احکام اسجگہ نازل فرمائے ہیں -

اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْکِ عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ ۭ لَا تَحْسَبُوْہُ شَرًّا لَّکُمْ ۭ بَلْ ھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ ۭ لِکُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْھُمْ مَّا اکْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَہٗ مِنْھُمْ لَہٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ - تحقیق وہ لوگ جنھوں نے تہمت لگائی ہے ایک گروہ ہے تم میں سے تم اسکو برا نسمجھو اپنے لیے - بلکہ یہ تمھارے لیے بہتر ہے - ہر مرد کے لیے ہے جو اُس نے کمایا گناہ سے اور جو ان میں سے بڑی بات کے پیچھے پڑا اُس کے لیے ہے بڑا عذاب - اس آیت میں اشارہ ہے اُس فتنہ کی طرف جبکہ بعض لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بدظنی کی تھی - اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی سے حضرت عائشہ کا پاک ہونا ظاہر فرمایا - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ واقعہ مومنوں کے واسطے کسی تکلیف کا موجب نہیں بلکہ سراسر فوائد کا باعث ہے - اول تو خود یہی واقعہ ایک بڑے بھاری مسئلہ کے حل ہوجانے کا موجب ہوا کہ جب کسی عورت پر اتہام لگایا جاوے تو کیا کرنا چاہیے اور خود اتہام لگانے والوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے دوم حضرت عائشہ کی بریت خدا کی پاک کتاب سے ثابت ہوگئی اور اسطرح حضرت ام المومنین کو یہ فخر حاصل ہوا کہ قرآن شریف میں انکا ذکر خیر خصوصیت کے ساتھ کیا گیا - اور جو لوگ منافق تھے اور ان کے دلوں میں کجی تھی اور کمزوری تھی وہ بھی ظاہر ہوگئے اور مومنوں کو آئندہ کے واسطے احتیاط مدنظر ہوگئی کہ ایسے معاملات میں جلدی سے منہ نہیں کھولنا چاہیے بلکہ نہایت احتیاط سے کام لینا چاہیے -

(۱۰) لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْہُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِھِمْ خَیْرًا ۙ وَّقَالُوْا ھٰذَآ اِفْکٌ مُّبِیْنٌ کیوں ایسا نہ کیا گیا کہ جب تم نے سنا اسبات کو تو مومن مردوں اور عورتوں کو لازم تھا کہ اپنے جی میں نیک ظن رکھتے اور کہتے کہ یہ تو ظاہر جھوٹھی تہمت ہے - اس آیۃ میں مومن مردوں اور عورتوں کو تمدن اور اخوت کا ایک بڑا ضروری اور امن قائم کرنے والا اصول سکھایا گیا ہے کہ کسی پر بدظنی کرنے میں جلدی نہ کریں بلکہ اپنے بھائیوں پر نیک ظن قائم رکھیں اور جب تک پوری تحقیقات نہ ہووے کسی کے حق میں کوئی کلمہ بد استعمال کرنے کی جرأت نہ کریں - لَوْلَا جَآءُوْ عَلَیْہِ بِاَرْبَعَۃِ شُھَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّھَدَآءِ فَاُولٰٓئِکَ عِنْدَ اللّٰہِ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ۔ کیوں نہیں لائے اُسپر چار گواہ پس جب نہیں لاسکے گواہ تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹھے ہیں - جو شخص کسی کے متعلق ایسا کلمہ بولے اُس سے چار گواہ طلب کرنے چاہییں لیکن اگر وہ اپنی بات کیثبوت میں چار گواہ پیش نہیں کر سکتا تو وہ جھوٹھا اور خود مجرم ہے اور سزا کے لائق ہے -

اس سورہ شریف میں اللہ تعالیٰ نے اختلاف کو مٹایا ہے سب سے پہلے زنا کی جڑ کو کاٹا ہے جو سب سے زیادہ دنیا میں اختلاف کا موجب ہوا کرتا ہے - پھر لوگوں کو بدظنی سے بچنے کیواسطے ہدایت کی ہے اور بیجا تہمت لگانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ جو کوئی کسی پر بیجا تہمت لگاتا ہے وہ خود اسمیں گرفتار ہوتا ہے امام شعرانی نے لطائف المنن میں لکھا ہے کہ مصر میں ایک بزرگ ایک محلہ میں رہتے تھے چند نوجوان اُن کی خدمت میں تھے اُنکے متعلق محلہ والے اُس بزرگ پر اتہام باندھتے تھے وہ بزرگ انکو ہمیشہ نصیحت کرتے مگر وہ باز نہ آتے آخر تنگ آکر اُس بزرگ نے بد دعا کی [illegible]

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

امریکہ میں ایک نوبیاہی لیڈی ہے جو مدت سے اُن ممالک میں شراب نوشی کی عادت کو لوگوں سے چھڑانے کے واسطے کوشش میں لگی ہوئی ہے اس کا نام مادر سٹوآرٹ ہے میں نے اسکو اسکے نیک کام میں دل بڑھانے کے واسطے ایک خط لکھا تھا جسمیں یسوع مسیح کے شراب بنانے کے معجزات اور خود شراب کا استعمال کرنے کی طرف اشارہ کرکے یہ ظاہر کیا تھا کہ عیسائی ممالک میں کثرت شراب کا کیا باعث ہے - اور پھر اسلام میں شراب کی ممانعت اور اسلامی ممالک میں شراب کی بندش کا تذکرہ کیا تھا - جس کے جواب میں لیڈی صاحبہ مذکورہ نے ایک لمبا خط مجکو لکھا اور ظاہر کیا کہ میں ممبر و نیز چوڑے چرچ کی اسلام اور اسلامیوں کی تعریف اپنے لیکچروں میں کیا کرتی ہوں - حال ہی میں نے ماہ فروری میں اسکو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بھیجی تھی جس کے جواب میں آج ۱۰ - جولائی کی ڈاک میں ایک لمبا خط مادر سٹوآرٹ کیطرف سے میرے پاس پہنچا ہے جس میں لیڈی موصوفہ نے تصویر کے متعلق لکھا ہے کہ میں نے اس قابل عزت بزرگ کی تصویر کو نہایت غور سے مطالعہ کیا جو آپ نے مجھے ارسال فرمائی ہے - تصویر سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ چہرہ ایک نہایت باعظمت انسان کا ہے +

حضرت مسیح موعود کی تصویر دراصل ایسے ہی لوگوں کے واسطے کھینچی گئی تھی جو تصویر کو دیکھنے پہچانتے اور فائدہ اُٹھانے کا علم رکھتے ہیں - ملّا - ملّاؤں کو جو ایک دو پیسوں کی خاطر کئی میلوں تک مُردوں کا پیچھا کرنے کیلیے کمربستہ رہتے ہیں حالانکہ جب وہ پیسہ انکو ملتا ہے اسپر بھی ایک انسان کی تصویر بنی ہوئی ہوتی ہے مناسب نہ تھا کہ وہ اسپر شور مچاتے کیونکہ یہ تصویریں انکی خاطر نہیں بنائی گئی تھیں اور نہ انکو اتنا علم حاصل ہے کہ وہ اس سے کچھ فائدہ اُٹھا سکیں +

میوونگ ٹن اینڈرسن صاحب بہادر ولایت کے ایک اخبار میں تحریر فرماتے ہیں - مذہب عیسوی کی تجارت ہم لوگوں کو بہت مہنگی پڑی ہے جس خراب اور شیت گراں کروڑوں روپے پادریوں کی تنخواہوں گرجاؤں کی عمارتوں اور خریداسباب پر ہم لگاتے ہیں جس کے عوض میں ہمیں تثلیث کے مسئلہ کے سوا کچھ نہیں ملتا - عیسائیت کی گذشتہ تاریخ کو اگر پڑھا جاوے تو سوائے جرائم اور ظلم اور زیادتی کے اور کچھ نہیں ملتا +

یہ ایک انگریز کے لمبے لیکچر کا خلاصہ مطلب ہے - جسکو ہم بسبب طوالت پورا درج نہیں کرسکتے - کاش کہ پادری صاحبان اپنے ملک کے بھائیوں کی طرف توجہ کریں - کیونکہ اس ملک سے بھی زیادہ اُن ممالک میں عیسویت کے دشمن پیدا ہو گئے ہیں اور روز بروز انکی تعداد ترقی پکڑتی جاتی ہے اور مشورہ دیتے ہیں کہ گورے عیسائی اگر مناسب سمجھیں تو نیٹو بھائیوں کو بھی جو اسقدر محنت کے ساتھ طیار ہوے ہیں ساتھ ہی لے جائیں کیونکہ اول تو اس ملک میں آپ کے تشریف لے جانیکے بعد کوئی ایسا محکمہ نہیں رہے گا جہاں انجیل کی منادی کہلا کر روٹیاں ملجائیں اور نیز یہاں تو ضرورت سے بڑھکر امید نہیں کی جاسکتی کہ کالے عیسائی آپ کی ساتھ کچھ نمک حلالی کرسکیں لیکن ممکن ہے کہ وہاں جاکر یہ کسی کام بھی آجائیں +

امریکہ میں آج کل ۱۷ فیصدی عورتیں بعد شادی طلاق لیتی ہیں یہ تعداد دنیا کے آگے ضرورت مسئلہ طلاق کے واسطے ایک عملی لیکچر دے رہی ہے +

۶ - جون ۱۹۰۵ء کو شہر شروزبری کے ایک بڑے پرانے گرجے پر بجلی گری + شہر اوک لاہوما کے پادری وک ہم صاحب نے اپنے پڑوسیوں کو گالیاں دی عدالت میں مقدمہ گیا پادری صاحب پر مبلغ پندرہ روپے دس آنے جرمانہ ہوا +

پادری اولیلا گہن صاحب جونکا گو کے ایک گرجے کے پادری ہیں - اس جرم میں گرفتار ہوے ہیں کہ انھوں نے اپنے گرجہ میں ایک قمارخانہ بنایا ہوا تھا اور جو لوگ باہر سے وہاں آتے تھے انکو چند عورتوں کے ذریعہ جوا بازی کی ترغیب دیجاتی تھی - پادری صاحب کی مخبری کرنے والے بھی ایک پادری ہیں جنکا نام پادری کرولی صاحب ہے

ینابیع عیسویت - ایک بزرگ صاحب مذہب عیسوی کے ماخذ کو تلاش کرتے ہوے بیان کرتے ہیں کہ یورپ کے ممالک سکینڈی نیویا وغیرہ میں بہت سی ایسی مذہبی رسومات پائی جاتی ہیں جو اصل میں قدیم دیوی دیوتا سے تعلق رکھتی تھیں اور اب وہ دین عیسوی کا جزو اعظم ہیں - مثلاً ایسٹر کی رسم جس میں تمام دین عیسوی شامل ہے مسیح کے کسی دن کی خاطر نہیں منایا جاتا بلکہ قدیم انگریزوں کے ایک دیو کا نام ایسٹر تھا - ایسا ہی قدیم بتوں آوڈن - اور تھفار اور بلگدر وغیرہ سے بہت ہی مذہبی رسومات لی گئی ہیں - خود ہفتہ کے دنوں کے نام انگریزی میں قدیم بتوں کے نام پر اب تک مشہور ہیں - مثلاً جمعرات کو تھرسنڈے یعنی تھر دیوتے کا دن کہتے ہیں

امریکہ کے ایک صاحب - جے ایچ - سمتھ نام ایک اخبار میں تحریر فرماتے ہیں کہ دنیا میں کامیابی کے گو سنے رلاسے ہیں انھوں نے بیس باتیں ایسی لکھی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ممالک میں عیسوی مذہب کے پادریوں کو کس عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے - مثلاً وہ لکھتے ہیں کہ کامیابی کیواسطے یہ ضروری ہے کہ آدمی گرجا میں اچھا وعظ کرسکے لوگوں کے سامنے دردمندی کے ساتھ دعا مانگ سکے اور دعا کے بعد یسوع کے نام پر لوگوں سے روپیہ جمع کرسکے + بہار کے موسم میں ملک کے اندر پھر کر مذہب کے نام پر اتنا روپیہ جمع کرسکے کہ موسم سرما میں مزہ سے گذارہ ہو سکے +

لنڈن کے بشپ صاحب نے ایک بڑے جلسہ میں یہ تقریر کی ہے کہ عیسائی مذہب کو سچا ثابت کرنے کے واسطے بہت کوشش کرکے شہادت پہونچانی چاہیے کیونکہ اس زمانہ کی سائنس اور نکتہ چینی جو بائبل پر ہورہی ہے اس نے لوگوں کو ایمان سے نکال کر کفر تک پہونچا دیا ہے +

پروفیسر نسی ولایت کے ایک اخبار میں لکھتا ہے کہ حضرت موسیٰ کا متبرک شمعدان معہ دو سنہری اور سات روپہری ناقوس معہ دیگر اسباب کے جنکا ذکر توریت میں آتا ہے دریائے ٹائبر میں سے دبے ہوے ملگئے ہیں ان چیزوں کو دبے ہوے تین ہزار تین سو پچھتر سال گذر چکے ہیں اور ان پر ایک لاکھ روپیہ کا سونا لگا ہوا ہے - لیکن تاریخی قدامت کے لحاظ سے انکی قیمت کا کوئی اندازہ اس وقت نہیں کیا جاسکتا +

تازہ اخبار

تارخبر ۱۰ - جولائی ۱۹۰۵ء جاپانیوں نے مقام سگھالین پر حملہ کیا پہلے روسیوں نے مقابلہ کیا مگر بیفائدہ آخر روسی جرنیل لیاپونوف توپیں ناقص کرکے اور عمارتوں کو آگ لگاکر قلعہ چھوڑ کر بھاگ گیا +

روس میں بارش نہیں ہوئی قحط کا بہت خوف ہے -

مراکش کے متعلق فرانس اور جرمن کا معاہدہ ہوا - ان علاقہجات میں فرانس کے حقوق اعلیٰ تسلیم کیے گئے - لیکن سلطان مراکش آزاد مانا جائیگا افغانستان کے یہودی سوداگروں پر روس کی جاسوسی کا شبہ کیا گیا ہے اسواسطے انکو حکم ہوا کہ یہاں سے نکلجاو وہ حساب کتاب کے فیصلہ کیواسطے کچھ عرصہ رہنے کی مہلت دیگئی لیکن دوکان کھولنے کی اجازت نہیں ہے -

روسی علاقہ ترکستان کے تاجر روسی سختیوں سے تنگ ہوکر روسی ملک چھوڑ کر افغانستان اور ہند کو آرہے ہیں -

میمن سنگھ کا ایک قیدی غلطی سے چند روز زیادہ قید خانہ میں رہا سرکار نے ۵۰ روپے خرچہ دیا +

(سلسلہ کے لیے دیکھو مضمون صفحہ ۳)

مجاہدات عجیب اکسیر ہیں۔ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کیسے کیسے مجاہدات کیے ہندوستان میں جو اکابر گذرے ہیں جیسے معین الدین چشتی اور فرید الدین رحمہما اللہ انکے حالات پڑھو تو معلوم ہو کہ کیسے کیسے مجاہدات انکو کرنے پڑے ہیں۔ مجاہدہ کے بغیر حقیقت کھلتی نہیں +

جو لوگ کہتے ہیں کہ فلاں فقیر کے پاس گئے اور اُسنے توجہ کی تو قلب جاری ہوگیا۔ یہ کچھ بات نہیں ایسے قلب ہندو فقراء کے پاس بھی جاری ہوتے ہیں یہ تو کچھ چیز نہیں ہے یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ساتھ تزکیہ نفس کی کوئی شرط نہیں ہے نہ اسمیں کفر و اسلام کا کوئی امتیاز ہے انگریزوں نے اس فن میں آجکل وہ کمال کیا ہے کہ کوئی دوسرا کیا کرے گا۔ میرے نزدیک یہ بدعات اور محدثات ہیں۔

شریعت کی اصل غرض تزکیہ نفس ہوتی ہے اور انبیاء علیہم السلام اسی مقصد کو لیکر آتے ہیں اور وہ اپنے نمونہ اور اُسوہ سے اس راہ کا پتا دیتے ہیں جو تزکیہ نفس کی حقیقی راہ ہے وہ چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا ہو اور شرح صدر حاصل ہو +

میں بھی اسی منہاج نبوۃ پر آیا ہوں پس اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ میں کسی ڈھنگ سے قلب جاری کرسکتا ہوں یہ غلط ہے میں تو اپنی جماعت کو اسی راہ پر لے جانا چاہتا ہوں جو ہمیشہ سے انبیاء علیہم السلام کی راہ ہے جو خدا تعالیٰ کی وحی کے ماتحت طیار ہوتی ہے۔ پس اور راہ وغیرہ کا ذکر ہماری کتابوں میں آپ نہ پائیں گے اور نہ اس کی ہم تعلیم دیتے ہیں اور نہ ضرورت سمجھتے ہیں ہم تو یہی سناتے ہیں کہ نمازیں سنوار سنوار کر پڑھو اور دعاوں میں لگے رہو +

سائل۔ حضور نمازیں پڑھتے ہیں مگر منہیات سے باز نہیں رہتے اور اطمینان حاصل نہیں ہوتا ہے +

حضرت اقدس۔ نمازوں کے نتائج اور اثر تو تب پیدا ہوں جب نمازوں کو سمجھکر پڑھو۔ بجز کلام الٰہی اور ادعیہ ماثورہ کے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اور پھر ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھو۔ یہی ایک امر ہے جسکی بار بار تاکید کرتا ہوں کہ تھکو اور گھبراو نہیں اگر استقلال اور صبر سے اس راہ کو اختیار کروگے تو انشاء اللہ یقیناً ایک نہ ایک دن کامیاب ہوجاوگے۔ ہاں یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی کو مقدم کرو اور دین کو دنیا پر ترجیح دو۔ جبتک انسان اپنے اندر دنیا کا کوئی حصہ بھی پاتا ہے وہ یاد رکھے کہ ابھی وہ اس قابل نہیں کہ دین کا نام بھی لے۔

یہ بھی ایک غلطی لوگونکو لگی ہوئی ہے کہ دنیا کے بغیر دین حاصل نہیں ہوتا۔ انبیاء علیہم السلام جب دنیا میں آتے ہیں کیا انھوں نے دنیا کے لیے سعی اور مجاہدہ کیا ہے یا دین کے لیے +

اور باوجود اس کے کہ ان کی ساری توجہ اور کوشش دین ہی کے لیے ہوتی ہے پھر کیا وہ دنیا میں نامراد رہے ہیں؟ کبھی نہیں۔ دنیا خود اُن کے قدموں پر آگری ہے یہ یقیناً سمجھو کہ انھوں نے دنیا کو گویا طلاق دیدی تھی لیکن یہ ایک عام قانون قدرت ہے کہ جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں وہ دنیا کو ترک کرتے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ وہ دنیا کو اپنا مقصود اور غایت نہیں ٹھہراتے اور دنیا انکی خادم اور غلام ہو جاتی ہے جو لوگ برخلاف اس کے دنیا کو اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں خواہ وہ دنیا کو کسی قدر بھی حاصل کرلیں مگر آخر ذلیل ہوتے ہیں +

سچی خوشی اور اطمینان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عطا ہوتا ہے یہ مجرد دنیا کے حصول پر منحصر نہیں ہے اسلیے ضروری امر ہے کہ ان اشیاء کو اپنا معبود نہ ٹھہراو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاو اور اُسی کو یگانہ دیکھتا معبود سمجھو جبتک انسان ایمان نہیں لاتا کچھ نہیں۔ اور ایسا ہی نماز و روزہ اسے منزل مقصود تک نہیں لے جا سکتا بلکہ جب یہ محض خدا کے لیے ہوجاوے اور اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ کا سچا مصداق ہو تب مسلمان کہلاے گا۔ ابراہیم ؑ کی طرح صادق اور وفادار ہونا چاہیے۔ جسطرح وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے پر آمادہ ہوگیا اُسی طرح انسان ساری دُنیا کی خواہشوں اور آرزووں کو جب تک قربان نہیں کردیتا کچھ نہیں بنتا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کا ہوجاوے اور اللہ تعالیٰ کیطرف اسکا ایک جذبہ پیدا ہوجاوے اُسوقت اللہ تعالیٰ خود اس کا متکفل اور کارساز ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی نہیں کرنی چاہیے۔ اگر نقص اور خرابی ہوگی تو ہم میں ہوگی۔ پس یاد رکھو کہ جب تک انسان خدا کا نہ ہوجاوے بات نہیں بنتی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ہوجاتا ہے اُسمیں شتابکاری نہیں رہتی مشکل یہی ہے کہ لوگ جلد گھبرا جاتے ہیں اور پھر شکوہ کرنے لگتے ہیں +

سائل۔ ابتدائی منزل اس مقصد کے حصول کیلیے کیا ہے

حضرت اقدس۔ ابتدائی منزل یہی ہے کہ جسم کو اسلام کا تابع کرے جسم ایسی چیز ہے جو ہر طرف لگ سکتا ہے بتاو زمینداروں کو کون سکھاتا ہے جو جیٹھ اساڑھ کی سخت دھوپ میں باہر جاکر کام کرتے ہیں اور سخت سردیوں میں آدھی آدھی رات کو اُٹھ کر باہر جاتے اور ہل چلاتے ہیں پس جسم کو جسطریق پر لگاو اُسی طریق پر لگ جاتا ہے ہاں اسکے لیے ضرورت ہے عزم کی۔ کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ مٹی کھایا کرتا تھا بہت تجویزیں کی گئیں مگر وہ باز نہیں رہ سکتا تھا آخر ایک طبیب آیا اور اُس نے دعوی کیا کہ میں اسکو روک دونگا چنانچہ اُس بادشاہ کو مخاطب کرکے کہا ایھا الملک این عزم الملوک یعنی اے بادشاہ بادشاہوں والا عزم کہاں گیا؟ یہ سُنکر بادشاہ نے کہا کہ اب میں مٹی نہیں کھاونگا۔ پس عزم مومن بھی ... تو کوئی چیز ہے

سائل۔ عزم کرتے تو آپ کی کیا ضرورت ہے +

حضرت اقدس۔ بات یہ ہے کہ جب نفوس صافیہ کا جذب ہوتا ہے تو ممد و معاون بھی پیدا ہوجاتے ہیں۔ صحابہ دل اچھے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایک رسول بھی پیدا کردیا۔ ایسا ہی کہتے ہیں کہ مکہ سے جو مدینہ کیطرف ہجرۃ کی اسمیں بھی یہی سر تھا کہ وہاں کے اصلاح پذیر قلوب کا ایک جذبہ تھا۔

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت اور فوائد پر بہت کچھ پہلے لکھا جاچکا ہے اور احباب اس سے بخوبی واقف ہیں مختصراً حضرت امام نے خود اس مدرسہ کی بنیاد رکھی اور جماعۃ احمدیہ کا فرض قرار دیا کہ اُس کے واسطے ہر فرد احمدی باقاعدہ ماہوار چندہ دیا کرے۔ بلکہ حضرت **امام علیہ السلام** نے یہانتک حکم دیا کہ جو شخص چندہ لنگر کے سوا کسی اور چندہ کی استطاعت اپنے اندر نہیں رکھتا وہ لنگر کے چندہ میں سے ہی چوتھا حصہ کاٹکر مدرسہ کے امین کو علیحدہ بھیجدے۔ ان الفاظ کے بعد اس امر پر گفتگو کرنیکی کچھ ضرورت نہیں رہتی کہ مدرسہ کی اعانت آپ صاحبان کے واسطے کسقدر ضروری ہے۔ پیارے احمدیو! خدا نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ اپنی ترقی کی معراج کو پہونچیگا۔ مدرسہ ایک نہیں لاکھوں بنیں گے۔ کالج ایک نہیں ہزاروں ہوں گے۔ اور یونیورسٹی ایک نہیں سیکڑوں قائم ہوں گی۔ پر خدا نے جس ثواب کا وقت آپ لوگونکو عطا کیا ہے وہ وقت پچھلوں کی قسمت میں نہیں ہے۔ آج کا دیا ہوا ایک پیسہ اُسوقت کے ہزار بلکہ کئی ہزار کے برابر ہوگا۔ بس اُٹھو اور وقت کو غنیمت سمجھو اور مدرسہ کی اعانت میں فراخدلی سے کام لو۔ کم از کم دو ماہ کی تنخواہ مدرسہ فنڈ میں ہر وقت جمع رہنی چاہیے۔ اور یہ بات سر دست ایکہزار کے ڈونیشن اور آیندہ پانچسو روپیہ ماہوار کے باقاعدہ چندہ کے ساتھ حاصل ہوسکتی ہے۔ تمام روپیہ امین مدرسہ کے نام آنا چاہیے +

دلچسپ علمی خبریں

...ٹر۔ اوکوجان اونس۔ اور دیگر ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ
...سے امراض اس دودھ سے پیدا ہوتے ہیں جو صاف
...بلکہ غلیظ۔ اور جس میں خاک یا اجرام وغیرہ داخل
...تے ہیں۔ چنانچہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے دودھ سے
...پیدا ہوتے ہیں۔ ساری امراض جو اجرام کے ذریعے
...ہیں۔ ورم اور خراش وغیرہ۔ گلٹیاں جو اکثر بچوں کے
...آتی ہیں۔ وبائی امراض۔ مثلاً ہیضہ۔ پس دودھ
...اور ایسے صاف برتن میں دوہنا چاہئے جہاں
...کے ذریعے اجرام نہ پہنچ سکیں۔ بلکہ دودھ دینے والے
...کو نمک زیادہ مقدار میں دینا چاہئے۔ اور عمدہ اور صاف
...نا چاہئے۔ یورپ میں پیرس۔ کوپن ہیگن وغیرہ
...دودھ کا انتظام اچھا ہے۔ اور جو دودھ چوبیس گھنٹہ
...کھا رہتا ہے۔ اسے استعمال نہیں کیا جاتا۔ اور خراب
...بیچنے والوں کو قانوناً سزا دیجاتی ہے

...میں ایک شخص کے دماغ میں سے رسولی بذریعہ
...جراحی نکالی گئی تھی۔ جس سے کئی رگیں اور نسیں کٹ
...گئیں۔ ان کو درست کرتے وقت وہ رگ جو
...سامعہ کا آلہ ہے۔ اس رگ سے جو قوت باصرہ کا
...ہے۔ جوڑ دی گئی۔ اس مریض کو صحت ہونے پر آواز اشیاء
...معلوم دینے لگی۔ اور اشیاء آواز کی مانند۔ چنانچہ دھوپ
...کی آواز۔ نیلگوں آسمان ایک زور کی صاف آواز
...مثلاً آسمان جھنجھناہٹ سی معلوم دیتی ہے۔ اسی طرح
...کی تیز سیٹی بنفشی رنگ۔ کسی جماعت کا شور نارنجی رنگ
...کا برسنا۔ سبز رنگ معلوم دیتا ہے۔ اسے باجے کے سننے
...لطف آتا ہے۔ اور اس کی آوازیں اس سے نہائیت
...صورت رنگوں کی شکل میں دوچار ہوتی ہیں

...میں سب سے بڑا پھول بولو کا ہے۔ جو جزائر فلپائن کے
...جزیرہ منڈاناؤ نامی میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کا عرض
...گز اور وزن ۲۲ پونڈ ہوتا ہے۔ وہ سطح سمندر سے
...فیٹ کی بلندی پر اگتا ہے

...ونس۔ سبز چائے۔ اور دوادنس خشک سیج
...سنت کے پتے) تین بوتل پانی۔ ان تینوں چیزوں کو
...اپنی برتن میں ڈال کر اور اس کو دوسرے برتن سے
...ڈھانپ کر آگ کے اوپر رکھدو۔ اور آہستہ آہستہ پکنے دو۔
...وہ ایک تہائی رہ جائے۔ تو آگ بجھا کر اسے چوبیس
...گھنٹے رکھا رہنے دو۔ پھر پانی کو مقطر کرکے بوتل میں رکھ لو

اس عرق کو برش سے کھوپری پر لگاؤ۔ اس سے بال سفید نہ ہونگے۔ اور کمزور بال مضبوط ہوجائیں گے

ڈاکٹر۔ جے منکاف شارپ نے تجربہ کے بعد رائے قائم کی ہے۔ کہ سمندر کے سفر میں جو بیماری سر گھومنے اور جی متلانے کی ہو جاتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ ایک آنکھ پر پٹی باندھ دی جائے۔ اس کی تائید میں وہ ایک شخص کا حوالہ دیتے ہیں۔ جس کو بحری سفر میں یہ مرض ہو جاتا۔ مگر جب سے اس کی ایک آنکھ جاتی رہی ہے۔ تب سے اسے یہ تکلیف بھی نہیں ہوئی۔

پیرس۔ کی اکیڈمی آف سائنس میں ایک شخص کا معائنہ کیا گیا ہے۔ جس کا قد دس سال میں کم ہوتے ہوتے پانچ فیٹ ۱۰ انچ سے تین فیٹ ۴ انچ رہ گیا ہے۔ اس کی صحت خوب اچھی ہے۔ مگر صرف قد گھٹتا رہتا ہے

ناروے کے ایک انجینئر برگراف نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے۔ جس کے ذریعے سمندر کی سطح پر سے اگر آواز کا سمندر کے پانی کے اندر پہنچانا مقصود ہو۔ یا اندر کی آواز کا سننا مقصود ہو۔ تو وہ پہنچائی اور سُنی جاسکتی ہے جو آواز ۲ ہزار فیٹ کی گہرائی تک پہنچائی جائے۔ اس کی آواز بازگشت ایک سیکنڈ میں سنائی دیجاتی ہے کہتے ہیں۔ کہ اس آلہ سے بہت سے بڑے بڑے کام نکل سکیں گے۔

فرانس۔ میں ایک سائنس دان ایم ہیورٹ نامی نے ایک کل مختصر نویسی کی ایجاد کی ہے۔ جو ان تمام کلوں سے بہتر ہے۔ جو آج تک اس کام کے لئے بنائی گئی تھیں۔ اگرچہ سردست وہ فرانسیسی زبان ہی کے لکھنے کا کام دیتی ہے تاہم دوسری زبانوں کے لکھنے میں بھی کام آسکتی ہے ایک معمولی شخص ایک ہفتہ کی مشق کے بعد ۵۰ الفاظ فی منٹ کے حساب سے لکھ سکتا ہے۔ اور دو تین ماہ کی مشق کے بعد فی منٹ ۱۲۵ سے لیکر ۱۵۰ الفاظ تک لکھ سکتا ہے مختصر نویسی میں ایک دقت یہ ہے۔ کہ جو شخص لکھتا ہے۔ وہی اسے پڑھ سکتا ہے۔ اگر جلدی لکھا ہوا ہو۔ تو اس سے بھی نہیں پڑھا جاتا۔ اور اگر پڑھا بھی جائے۔ تو بڑی دقت سے۔ مگر اس کل میں یہ دقت بھی دور کر دی گئی ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعے حروف و علامات بہت صاف اور عمدہ طریقہ میں لکھی جاتی ہیں۔ ایم ہیورٹ نے اپنی اس کل کا نام اسٹینو فائل رکھا ہے

مسلمان سیاحین

علامہ محمود سالم ایک سابق جج عدالت مختلطہ مصر و ایڈیٹر رسالہ عرفانت (یہ رسالہ فرانسیسی زبان میں شائع ہوتا ہے)

نے مسلمانوں کی سیاحت کے متعلق ممبران جغرافیکل سوسائٹی مصر کے روبرو ایک اسپیچ ۲۰ محرم گذشتہ کو دی تھی۔ اور ان مسلمان سیاحوں کا تذکرہ کیا۔ جو ساری دنیا میں پھرے۔ اور مذہب و علم و تجارت کی اعلیٰ اعلیٰ خدمتیں انجام دیں۔ ان سیاحتوں کی اہمیت بتلاتے ہوئے یہ بھی ذکر کیا۔ کہ مسلمانوں کی ترقی کے زمانے میں یورپ کی کیا حالت تھی۔ اور مسلمانوں نے ان دنوں کیوں کر تمام ممالک کی جاپان سے لے کر کیپ تک سیاحت کی۔ مسلمانوں کے آثار بالفعل آئس لینڈ و ہار یولینڈ میں دریافت ہوئے ہیں۔ اور کولمبس کے امریکہ دریافت کرنے ۵۰ برس قبل مسلمان امریکہ میں پہنچ چکے تھے جن مسلمان سیاحوں نے دنیا کا سفر کیا۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے بعض سکوں پر جو ہنری ششم و فریڈریک دوم کے وقت کے ہیں۔ صاف عربی خط و نقش موجود ہے۔ تمدن اسلام کی عظمت یورپ کا تنزل۔ اور اہل یورپ کے ہر بات میں مسلمانوں سے محتاج ہونے کی کیفیت پوری طرح بیان کرنے کے بعد مسلمانوں کی توجہ متعلق بہ رواج صنعت و حرفت و تجارت اور ہمسایہ ملکوں میں علوم کی اشاعت کا حال بیان کیا۔ صناع و تجار و علمائے سفر سے صرف مادی و اخلاقی منفعت حاصل کرکے نہیں لوٹتے تھے۔ بلکہ وہاں کی حکومت کے پولیٹکل انتظامات سے بھی واقف ہوتے تھے۔ اور مہمات اجتماعی کو بھی آزما لیتے تھے۔ یہ بھی بیان کیا کہ اس قسم کی سیاحتیں خلفائے راشدین و بنی امیہ کے زمانے میں بہت وقوع میں آئیں۔ اور عباسیوں کے عہد میں یہ سلسلہ درجہ کمال تک پہونچ گیا۔ حروب صلیبیہ کے زمانے سے پھر نتیں سست ہو چلیں۔ اور ممالک اسلام پر تاتاری و مغل وغیرہ وحشی اقوام کے حملوں سے جوش سرد پڑ گیا۔ اور آخر یہ ہوا کہ یہ ممالک اخلاقی عظمت کے اعلےٰ درجہ سے بالکل نیچے آرہے۔ سبب یہ تھا کہ وحشی حملہ آور دن کو کسی قسم کی بیہودہ اور ذلیل حرکت سے باک نہ تھا۔ علما کو جو ان دنوں اعلام ہدائیت و مصباح معرفت تھے قتل کر ڈالتے تھے۔ کتب خانے جلا دیتے تھے۔ اور طرح طرح کی بیہودگیاں جن سے تاریخ کے صفحات بھرے ہیں۔ کرتے تھے

مسلمان سیاحوں کی ہمتیں محض جنوبی ممالک۔ مثلاً جاوہ۔ سوماٹرا مدغاسکر۔ جزائر فلپائن اور چین کی سیاحت تک محدود نہیں رہیں۔ بلکہ شمالی ممالک روس ڈنمارک۔ سویڈن اور جرمنی تک پہنچے ہوئے تھے۔ یہاں انکی تجارت کو بڑا فروغ تھا خود علمائے روس مثلاً مسٹر فراہمن و مسٹر ہانسٹموزن نے اس امر کی شہادت دی ہے اور علمی مباحث سے اس کو ثابت کیا ہے۔ جرمنی و ہالینڈ وغیرہ کے علما بھی اس کے قائل ہیں۔ فاضل اسپیکر نے اس کے بعد یورپین اہل قلم اور مورخوں کے اقوال تائید دعویٰ میں نقل کئے۔ المویّد نے اس کے ترجمے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ ہم بھی اس بحث کو اس وقت کے لئے اٹھا رکھتے ہیں۔ ف

فہرست مبایعین

اللہ تعالیٰ نے جس کشتی کو طیار کیا ہے اور اپنے رسول کو اسکا کشتی بان بنایا ہے اور وعدہ فرمایا ہے کہ ہر ایک دور کی راہ سے تیرے پاس آئیں گے۔ اسکی مردم شماری پر احاطہ بیچارہ انسان کسطرح کرسکتا ہے۔ حضر میں سفر میں مردانہ میں زنانہ میں خطوط کے ذریعہ زبانی پیغاموں کے ذریعہ بیعت کا سلسلہ کثرت سے جاری ہے اور پھر بہت سے لوگ ایسی جگہوں میں اور ایسی حالتوں میں ہیں جو دل سے اللہ اور اسکے رسول مسیح موعود پر پختہ ایمان رکھتے ہیں مگر نہ ان کے ملک سے کوئی خط آ سکتا ہے اور نہ وہ خود چلکر یہاں پہنچ سکتے ہیں غرض اس سلسلہ کا احاطہ کرنا ایک انسان کی طاقت سے بڑھ کر ہے۔ جہانتک ہوسکتا ہے احباب کی باہمی واقفیت پیدا کرنے کے واسطے نئے مبایعین کی فہرست درج اخبار کیجاتی ہے۔ مگر کسی صورت میں ہم اس امر کے ذمہ وار نہیں ہوسکتے کہ یہ فہرست کامل ہے +

(خلاصہ اقرار بیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا)

۱۔ نور محمد صاحب ولد فخر الدین خان صاحب ساکن ایبٹ آباد حال ملازم فوج منی پور آسام +

۲۔ فتح محمد صاحب ولد نبی بخش صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ۔ محلہ ملکانہ۔ دارو غان دھڑہ متصل نواب صاحب

۳۔ غلام قادر صاحب ولد کریم خانصاحب ساکن " "

۴۔ گھیسا صاحب ولد سیدا صاحب " "

۵۔ اسمٰعیل صاحب ولد قادر بخش صاحب " "

۶۔ فقیریا صاحب ولد اللہ دیا صاحب " "

۷۔ مولوی عبد المجید خان صاحب ولد محمد نجیب خان صاحب ساکن رامپور مصطفیٰ آباد دارالریاست

۸۔ عبد الرزاق صاحب ولد کریم بخش صاحب ساکن ملتان محلہ چڑیاں اندرون دہلی دروازہ +

آریہ مسافر

رسالہ آریہ مسافر لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے جن اشتہارات میں یہ دعوے کیا ہے کہ آیندہ زلزلہ آنے والا ہے اسکی طرز تحریر سے معلوم ہوتا تھا کہ ہفتہ دو ہفتہ کے اندر ہی پہلے سے بڑھ چڑھ کر تباہ کن زلزلہ آنیوالا ہے لیکن ابتک کوئی بھونچال نہ آیا جس سے ان کی پیشگوئی کی بطالت ظاہر ہے +

واہ آریہ مسافر کی سمجھ۔ حضرت کا اشتہار تو سیدھی سادی اردو عبارت میں تھا اسکے سمجھنے میں آپکو اتنے مشکلات کیوں پڑی جو ہفتہ دو ہفتہ لگا لیے یہ تو معمولی اردو عبارت تھی کوئی وید کے منتر نہ تھے جنکے پڑھنے سمجھنے کیواسطے کئی سو سال کی زندگی درکار ہوتی کوئی ایسی پیچیدگی نہ تھی کہ لکھیں آگ اور ہوا اور مراد پرمیشر لیں۔ کوئی ایسا ذومعنی کلام نہ تھا کہ سناتن اس سے بت پرستی نکالیں اور دیانند سوتی مہاراج کو کئی ہزار سال کے بعد اس سے ٹوٹی پھوٹی توحید سوجھے۔ ٹوٹی پھوٹی اسواسطے کہ ویدوں کا خدا روح کا خالق نہیں مادہ کا خالق نہیں ہاں کچھ جوڑنے جاڑنے کا کام جانتا ہے جیسے بڑھئی شاید انہی ویدک آریوں کو خوش کرنے کے واسطے عیسائی لوگوں کے فرضی خداوند نے یوسف بڑھئی کے گھر میں جنم لینا پسند فرمایا تھا + حضرت مسیح موعود نے انہی اشتہاروں میں آیندہ زلزلہ کی متعلق اجتہادی طور پر تشریح کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ کم از کم سال آیندہ پہاڑوں پر جانا مناسب نہیں اور الہام میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ کیا یہ الفاظ تمھاری نظر سے نہ گذرے تھے۔ پر میں کہتا ہوں کہ اوہ آریہ مسافر۔ تو جگ بیتی کو کیوں دیکھتا ہے تو کیوں اسکی طرف دھیان لگاتا ہے۔ کیا تیرے واسطے تن بیتی کا نشان کافی نہ تھا۔ کیا وہ ساری میعاد گذرنے سے ہی پہلے تیری مسافرت کے ایام کو پورا کرنیوالا نہ تھا۔ تیرے واسطے مناسب نہ تھا کہ ابتو کسی نشان پر اعتراض کرتا۔ تونے خود مانگ کر نشان لیا۔ اور نشان بھی کیسا سرخ۔ کیا اب بھی کچھ کسر باقی تھی کہ تو مرسل الٰہی کے نشانوں پر بحث کرتا۔؟ ہرگز نہیں۔ آریو! ویدوں کے قصوں کہانیوں کو اب جانے دو۔ حضرت مرزا صاحب کو غیر نہ سمجھو۔ وہ تمھارے ہی ملک کا ایک آدمی ہے غیر ملک کے لوگ اسکو ہندی کہتے ہیں بس اگر تم ملکی عزت کے پیچھے مرتے ہو تو یہ بھی ہندی ہے اور خدا کا فرستادہ ہے اور سچی راہ تمکو دکھاتا ہے آؤ اسکو قبول کرو اور ہمیشہ کے لیے کتے بلے کی جون میں پڑنے سے نجات پاؤ +

یہود سیرت مسلمان

ضرورت مسیح موعود

اخبار وطن رقمطراز ہے کہ کہلانیکو تو دنیا میں ۲۰۔ اور ۲۵ کروڑ کے درمیان مسلمان بتائے جاتے ہیں لیکن انہیں بلا مبالغہ کئی کروڑ ایسے ہونگے جو کلمہ توحید بھی درست نبول سکتے ہونگے اور تین چوتھائی کے قریب ایسے ہونگے جو بجز کلمہ شہادت کے اپنے دین کا ایک لفظ بھی نہیں جانتے حتی کہ خاص عرب کے مختلف حصص خاصکر نواحی عدن میں کئی ایسے قبیلے آباد ہیں جو اسلام چھوڑ انسانیت سے بھی معرا ہیں اور بالکل وحشی درندوں کی طرح زندگی بسر کررہے ہیں۔ جورو پیسے کے اسی غلام ہیں۔ دین وملت وقومیت سے کچھ سروکار نہیں۔ ایک نامہ نگار نے پچھلے دنوں تین ماہ علاقہ عدن وحضرموت کا دورہ کیا تو اس نواح کے مسلمان کہلانے والے کئی عرب قبیلوں کی جہالت پستی۔ خود غرضی اور بے غیرتی دیکھکر ششدر رہگیا اس سے بڑھکر پستی ووحشت کیا ہوگی کہ ایک قبیلہ والے بہن بیٹی۔ باپ کی بیویوں اور خالہ پھپھی سبکو مباح سمجھتے ہیں۔ بیدینی والحاد کی یہ حالت اور غداری وبے حمیتی کی یہ کیفیت ہے کہ ان کے بڑے بڑے قاضی اور مولوی ایک طرف تو ترکی حکومت سے وظیفے لے رہے ہیں اور دوسری طرف سلطنت عثمانیہ کے دشمنوں کی جاسوسی کی خدمت ادا کررہے ہیں۔ یہاں ہندوستان میں بھی ایسے علاقے کوڑی سے کم نہیں۔ جہاں کے عام مسلمان باشندے نام کے مسلمان کہلانے کے بھی مستحق نہیں ہوسکتے کیا اسلام میں اب صوفیاء کرام اور علماء کا وجود مطلقاً ناپید ہوگیا ہے کہ اس دردانگیز ودلسوز حالت کو دیکھ کر بھی کسیکی عرق حمیت جوش میں نہیں آتی اور انکی اصلاح اور درستگی کے لیے ۲۵ کروڑ مسلمانوں میں سے ۲۵ شخص بھی چاردیواری کے آرام وآسایش کو چھوڑنا پسند نہیں کرسکتے۔ جس قوم کی دنایت۔ پست ہمتی اور تن پروری وغفلت اسدرجہ تک پہنچ چکی ہو کیا وہ زندہ شمار ہوسکتی ہے یا زندہ رہنے کے قابل سمجھی جاسکتی ہے +

(ایڈیٹر بدر) کیا مسلمانوں اور اسلام کے علماء کی یہ حالت ظاہر نہیں کرتی کہ اسوقت مسلمان یہود سیرت ہوگئے ہیں جیسا کہ پیغمبر آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ ایکوقت تمپر آویگا کہ تم یہود کی خصائل اختیار کروگے یہانتک کہ اگر کسی یہودی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہے تو تم بھی کروگے۔ مذکورہ بالا بیان ظاہر کرتا ہے

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا